ولن

از قلم نورالہدیٰ

ناول بینک پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر ویب پر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری اردو میں ٹائپ کر کر ہمیں بھیج سکتے ہیں۔ آپ کی تحریر ویب پر پبلش کر دی جائے گی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com
E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

انتظامیہ بینک ناول

وِلن

از قلم----نورالہدیٰ

قسط نمبر29

#Villain

#Writer_Noor_Ul_Huda

#Episode_29

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سارا دن ایک ساتھ گزارنے کے بعد وہ دونوں گھر آتے ہی سو گئے تھے۔رات کی کسی پہر باسمہ کی آنکھ اچانک ہی کھلی تھی۔اس کی نظر قریب سوئے جلال پر پڑی، نظر جلال کے چہرے سے ہوتی ہوئی اس کے ہاتھ پر گئی تھی جو اس نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔وہ روز رات میں اس کا ہاتھ پکڑ کر سونا اپنا معمول بنا چکی تھی۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی زندگی کا ولن، اس کا سب کچھ بن جائے گا۔وہ اس کا ہاتھ چہرے کے قریب کئے مزید آگے کھسک آگئی تھی۔ نظر جلال کے چہرے سے ہٹ نہیں رہی تھی۔شاید آج وہ زیادہ تھکا ہوا تھا، ورنہ باسمہ جاگ جائے اور وہ سوتا رہے ایسا کہاں ممکن تھا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ سے محبت ہو جائے گی۔"

دھیرے سے ہاتھ بڑھاتی وہ جلال کے ماتھے پر آئے بال پیچھے کرتے ہوئے دل میں ہی اس سے مخاطب تھی۔

"کتنی غلط تھی ناں میں، چھپ کر ایک دوست بنایا، اسے ہیرو بنالیا، ایک انجانے شخص کو اس کی محبت میں دشمن مان لیا تھا۔ چھپی ہوئی دوستی تھی ناں، سزا تو ملنی تھی۔ میں آپ کو کبھی نہیں بتاؤں گی کہ وہ آپ کا دوست تھا، آپ کو تکلیف نہیں دے سکتی۔ وہ حد سے نہیں بڑھا تھا لیکن میری ذات پر، میری روح پر دھبہ لگا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے میں اپنی ماں اور بھائی کو بچا نہیں پائی، شاید اس دن ہوش میں ہوتی تو کسی کو مدد کے لئے بلالاتی لیکن میری ذات وہاں روند دی گئی اور میری ماں مجھے سمیٹنے سے پہلے ہی چلی گئی۔"

اس کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔ وہ دل میں ہی جلال سے اپنا دکھ بانٹ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جب آپ کو دوبارہ دیکھا تو بہت ڈر لگا تھا آپ سے۔ مجھے لگا آپ بھی اس کے جیسے ہوں گے۔ لیکن ارفع آپی کی وجہ سے دیکھیں مجھے آپ سے محبت ہو گئی۔ میں آپ کو دھوکا نہیں دینا چاہتی تھی، ہر بار کوشش کی آپ کو بتانے کی مگر ارفع آپی نے مجھے سزا دی۔ وہ بھی خود غرض نکلیں۔ اس رات وہاں پولیس آجاتی اس لئے آپ کو وہاں سے نکال لائی تھی۔ لیکن آپ کے غصے نے مجھے وہی سب یاد دلا دیا، اور آپ نے مارا بھی مجھے (اس نے منہ بسورا تھا)

"بھائی پوچھتے تھے ناں آپ سے کہ مجھے صرف آپ ہی کیوں یاد رہے؟اپنی محبت کو کوئی بھول سکتا ہے۔"

وہ مسکرائی تھی۔جلال کی گرفت اس کے ہاتھ پر اچانک ہی مضبوط ہوئی تھی۔باسمہ نے آنکھیں موند لیں تھیں۔

"صبح جلدی اٹھنا ہے باسمہ!سو جاؤ۔"

دوسرا ہاتھ آگے بڑھاتا وہ اسے اپنے ساتھ لگاتا بولا تھا،آنکھیں ہنوز بند تھیں۔وہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ جلال اس کے جاگنے پر سو یا رہ سکتا ہے۔

"سو جاؤ باسمہ!"

اس پر گرفت مضبوط کرتا وہ نیند سے بوجھل آواز میں بولا تو باسمہ نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔زندگی جیسے ہر امتحان کے بعد اب پر سکون ہو گئی تھی مگر جلد ہی شاید ایک اور امتحان کو ان کی زندگی کا حصہ بننا تھا۔

****

"تابش!"

فائل پر سائن لیتا وہ جیسا ہی مڑا تھا،ارباز نے اسے پکارا۔

"یس سر!"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا تو ارباز اٹھ کر اس کے سامنے آیا۔

"میں تمہارا بھی بھائی ہوں تابش! سگا نہ سہی لیکن محبت تم سے اتنی ہی کرتا ہوں جتنی جلال سے۔"

ارباز کی بات پر وہ سر جھکا گیا تھا۔

"کیا پریشانی ہے بولو؟"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جیسے ہی ارباز نے پوچھا تھا تابش آگے بڑھتا اس کے گلے لگا تھا۔

"مام بہت یاد آرہی ہیں بھائی! "

اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔ ارباز نے اس کی پیٹھ تھپکی۔

"ان کے لئے دعا کرو تابش! ان کی روح کو سکون ملے گا۔"

وہ مشورہ دے رہا تھا جبکہ تابش اپنے آنسو اندر اتار رہا تھا، لیکن پھر بھی ایک آنسو بند توڑتا ہوا بہہ نکلا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لڑکے روتے اچھے نہیں لگتے۔ بچپن کی عادت ابھی تک نہیں چھوڑی تم نے۔"

ہلکے پھلکے لہجے میں کہتا وہ اس کا آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرایا تو تابش بھی مسکرا دیا تھا۔ ڈورناک ہونے پر وہ پیچھے ہوتے چہرہ صاف کرنے لگا۔

"اپنے بھائی کو بتایا کرو کوئی بھی پریشانی ہو تو۔"

اس کا گال تھپکتا وہ اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا بولا تو تابش کو جلال پر رشک آیا۔ ارباز نے واپس اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے باہر کھڑی پریسہ کو اندر کو آنے کی اجازت دی تھی۔ پریسہ نے اندر آتے ایک نظر تابش پر ڈالی اور دوسری ارباز پر۔

"ایوری تھنگ از اوکے؟"

تابش کے چہرے سے وہ اسے رویا رویا سا لگا تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔"

تابش بولتا کمرے سے نکل گیا تھا۔ پریسہ نے اس کی پشت دیکھی تھی پھر سر جھٹکتی ہوئی ارباز کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کل جو جلال نے ویڈیو۔۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا۔

"جلال کو آپ نہیں جانتی پریسہ! اگر وہ کچھ چھپاتا ہے تو اس کے پیچھے وجہ ہوتی ہے۔ اتنے دن بعد اپنی اور باسمہ کی شادی اناؤنس کرنے کا فیصلہ بھی اس نے باسمہ کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کی وجہ سے کیا تھا۔"

"کیا مجھے جلال کا نمبر مل سکتا ہے؟"

وہ ارباز کی بات کے جواب میں فقط یہ ہی جملہ بول سکی تھی۔ ارباز نے نمبر اسے لکھوا دیا تھا۔

"پریسہ! آج آپ فری ہیں آفس کے بعد؟"

اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے پوچھا تو پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے اپنی پھوپھو کے گھر جانا ہے، ان کی طبیعت پوچھنے۔"

ارباز کے چہرے کی چمک مانند ہوتے دیکھ کر اس نے وضاحت دی۔

"اوہ! سنڈے کو مل سکتے ہیں ہم، فار کافی؟"

اس بار پریسہ کو انکار کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"اوکے!"

اسے خود بھی ارباز سے بات کرنی تھی، اس لئے اتوار تک اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ شاید اسے آج ہی بات کر لینی چاہیئے تھی۔ وقت ہمیشہ ہمارے مطابق نہیں چلتا، اس کی اپنی چالیں ہوتی ہیں جو کبھی کسی کی حق میں بہتر ثابت ہوتی ہیں تو کبھی کسی کے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس بار شاید وقت اس کا ساتھ نہ دے پائے۔

****

سوکھے پتوں پر پاؤں رکھتا وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہا تھا۔ دن کے وقت بھی قبرستان کا سناٹا، انسان کی اصلیت بتا رہا تھا۔ سوکھے پتوں کی آواز قبرستان میں کسی زندہ شخص کے وہاں آنے کی

داستان سنا رہی تھی، تو دوسری جانب ہوا کر سر سراہٹ کسی بری خبر کی پیش گوئی کر رہی تھی۔ ایک قبر کے قریب رک کر وہ نیچے بیٹھا تھا۔ قبر کی مٹی پر ہاتھ پھیرتا وہ غصے سے مٹھی میں مٹی کو جکڑ چکا تھا۔

"بہت بڑی دشمنی کر لی تم نے جلال! میرا بھائی جو معصوم تھا، اسے مار ڈالا تم نے۔ اب اپنی زندگی میں ایسے مطمئن ہو جیسے کچھ کیا نہ ہو؟"

دانت پیستا وہ بول رہا تھا۔ آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔ ماتھے کی رگیں ابھری ہوئی تھیں، اور لہجہ نفرت سے بھرا تھا۔

"وکی! یہ سب معلومات ملی ہیں، جلال نے ہی حمدانی کی بیٹی کو استعمال کر کر تمہیں پھنسایا تھا۔ حمدانی تک خبر پہنچانے والا بھی وہی تھی۔ نومی کے کمرے کے باہر کیمرے کی فوٹیج میں جلال کی پشت دیکھائی دے رہی تھی۔ نومی کی فرانزک رپورٹ میں صاف لکھا ہے اس کی موت خوفزدہ ہونے پر ہارٹ اٹیک سے ہوئی تھی، شاید جلال نے اسے ڈرایا ہو؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس کا ساتھی پیچھے کھڑا بول رہا تھا، جبکہ وکی کی نظریں اپنے بھائی کی قبر پر تھیں۔

"شاید؟ شاید---- شاید؟ یقینا بولو!"

پیچھے مڑ کر وہ جیسے ہی بولا تھا اس کی آواز قبرستان کی فضا میں گونجی تھی۔

"تمہارے گھر کی سی سی ٹی وی، فوٹیج چیک کیں ہیں میں نے، جلال کے علاوہ ایک شخص اور ہے جو تمہارے میں گھر میں داخل ہوا تھا، لیکن نومی کے سامنے وہ نہیں آیا، اس کی فوٹیج صرف تمہارے ساتھ ہے۔"

وہ اگلی انفارمیشن اس سے شیئر کر رہا تھا۔ وکی بہت مشکل سے ضمانت کروایا یا تھا۔ اس نے ہرجانہ بھی بھرا تھا، اور حمدانی سے معافی کی درخواست بھی کی تھی۔ حمدانی معاف کرنے کو تیار نہ تھا لیکن شائم کے کہنے پر اس نے اپنے وکیل سے کہہ کر کیس واپس لے لیا تھا۔ وہ صبح ہی جیل سے چھوٹا تھا، اور اب جلال سے بدلنا کے لیے تیار تھا۔

****

جلال آج جلدی واپس آ گیا تھا۔ اب سے کچھ دن تک باقی کریکٹرز کے سینز ریکارڈ ہونے تھے۔ اسٹیفن باسمہ کو گھر لے آیا تھا۔ وہ بھی سیدھا گھر ہی آ گیا تھا۔ اس نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا اسے بیڈ پر بکس بکھیرے بیٹھی باسمہ دیکھائی تھی۔ پرپل فراک پہنے، بالوں کو کھلا چھوڑے جو بار بار چہرے پر آ رہے تھے، وہ منہ بگاڑتی پیچھے کر رہی تھی مگر باندھے کی کوشش نہیں کی تھی۔ جلال دو قدم آگے آیا تو اسے چاکلیٹس اور کچھ خالی ریپرز دیکھائی دیئے۔ وہ مگن انداز میں چاکلیٹ کھا رہی تھی، نظر بک پر تھی۔

"کیا ہو رہا ہے؟"

جلال کی آواز پر چونکی تھی، جلال کو وقت سے پہلے گھر دیکھ کر وہ خوش ہوتی کھڑی ہوئی تھی۔

"آپ جلدی آ گئے۔"

اس کے چہرے پر خوشی دیکھ کر جلال نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلایا تھا۔اس کی تیاری تو وہ دیکھ چکا تھا، آج تو اس نے کاجل اور لپسٹک کا استعمال بھی کیا تھا۔بیڈ کے کنارے بیٹھ کر اس نے باسمہ کو پاس بیٹھایا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کیے تھے۔

"اچھی لگ رہی ہو۔"

اس کی کل کی بات وہ بھولا نہیں تھا۔لڑکیوں سے الرجک جلال جنید خان آج ایک لڑکی کی ہر بات مان رہا تھا۔وہ چاہتی تھی وہ اس کی تعریف کرے تو وہ کر رہا تھا لیکن ایک فلمی اداکار ہونے کے باوجود بھی وہ لفظوں کا ذخیرہ نہیں اکھٹا کر پایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں۔"

بدلے میں تعریف کر کر باسمہ نے جیسے فرض ادا کیا تھا۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔"

اس کا گال تھپکتا وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو ڈھیلے سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں تھا۔پرفیوم کی تیز مہک باسمہ کے نتھوں سے ٹکرائی، اس نے رخ موڑ کر جلال کی جانب دیکھا تھا، جو اپنے موبائل پر کچھ چیک کر رہا تھا۔

"سنیں!"

باسمہ کے پکارنے پر اس نے باسمہ کی جانب دیکھا۔

"آپ مجھے یہ ایکویشنز سمجھا دیں گے، مجھ سے نہیں ہو رہی، اب تو چاکلیٹ بھی ختم ہونے والی ہیں۔"

باقی بکس وہ سمیٹ چکی تھی۔ جلال اس کی بات پر مسکرایا تھا۔یعنی پریشان ہو کر چاکلیٹس کھا رہی تھی۔

"سمجھا دے ناں!"

اس بار اس نے ریکویسٹ کی تھی۔ جلال فون ٹیبل پر رکھتا اس کے پاس آیا تھا۔بیڈ پر اس کے پاس بیٹھ کر اس نے بک اس سے لی تھی۔وہ اسے سمجھا رہا تھا اور باسمہ سمجھداری سے سر ہلا رہی تھی۔ آدھا گھنٹہ گزرا تو جلال کو جمائیاں آنا شروع ہو گئی تھیں جبکہ باسمہ تو لگتا تھا پوری بک آج ہی سمجھنا چاہتی تھی۔

"یہ والا رہ گیا--- آپ---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتا وہ اسکا منہ بند کر چکا تھا۔باسمہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جواب اس کی گود سے بکس اٹھا رہا تھا۔ حیران تو باسمہ تب ہوئی تھی جب وہ اسکی گود میں سر رکھ کر آنکھیں موند گیا تھا۔

"تم نے بہت تھکا دیا ہے مجھے، اب آدھے گھنٹے تک ہلنا مت۔"

آرڈر دیتا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھ چکا تھا۔باسمہ ساکت بیٹھی تھی۔ کچھ ہی پل گزرے تھے جب اسے جلال کی گرم سانسوں کی آواز سنائی دی۔وہ محویت سے اسے دیکھ رہی تھی۔اس کا ہاتھ

جلال کے دل کی دھڑکن کو محسوس کر رہا تھا۔اس کی خود کی دھڑکن بھی بڑھتی جا رہی تھی۔اس نے نیچے جھک کر جلال کے نیند میں ہونے کا یقین کیا تھا۔پھر اس کے ماتھے پر لب رکھ کر مسکرا کر پیچھے ہوئی تھی۔جلال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

مجھ جیسا کوہِ گراں کس کے بس میں تھا قیصرؔ

بس اسمِ محبت سے اس نے زیر کیا

****

"کیا ہوا پریشان ہو؟"

پریسہ فلیٹ میں داخل ہوئی تو ارفع کو ادھر ادھر ٹہلتے دیکھ کر پوچھا۔

"اس کا فون آیا تھا،وہ کہہ رہا تھا وہ واپس آ رہا ہے۔پریسہ!میں یہاں نہیں رہ سکتی،وہ مجھے ڈھونڈ لے گا

"۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چہرے پر ڈر خوف سجائے وہ بول رہی تھی۔

"وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔میں عابس کو بلواتی وہ پولیس کیس فائل کروائے گا اس کے خلاف----

"۔

"تم سمجھ نہیں رہی پریسہ!وہ پہلے بھی مجھے لے گیا تھا۔"

ارفع نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں جاؤ گی؟"

پریسہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا۔

"میں مما کے پاس چلی جاتی ہوں۔"

ارفع نے جیسے ہی حل بتایا پریسہ نے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔کب جانا ہے؟"

ارفع اس کے اتنی جلدی مان جانے پر حیران تو ہوئی تھی مگر پھر اگنور کرتی اپنے پلان پر عمل کرنے کا سوچنے لگی۔

"ارفع!کب جانا ہے؟"

پریسہ نے اسے ٹوکتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں---آج رات کو---تاکہ کسی کو معلوم نہ سکے۔میں یہاں سے سیدھا ائیر پورٹ جاؤں گی۔"

وہ اسے اپنا پلان بتا رہی تھی۔پریسہ فقط ہاں میں سر ہلا رہی تھی۔ارفع جیسے ہی روم میں گئی تھی پریسہ بالکنی میں آئی تھی۔اپنا فون نکال کر اس نے جلال کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

******

"آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟"

ڈائننگ ٹیبل پر ملازمہ کھانا سرو کر رہی تھی،جب باسمہ نے جلال سے پوچھا۔

"نہیں!!"

جلال کے جواب پر باسمہ نے منہ بسورا، پھر یک دم ہی سر پر تھپڑ لگاتی ہنسی تھی۔

"یہ کام تو ہیرو کرتا ہے آپ تو ولن ہیں۔"

اپنی ہی بات پر وہ خود ہی ہنسی تھی۔ جلال کے لئے سمجھنا مشکل ہو رہا تھا، اتنے الٹے خیال باسمہ کو آ کہاں سے رہے تھے؟

"کھانا شروع کرو باسمہ!"

اس کی پلیٹ میں بریانی ڈالتا وہ بولا تو سر ہاں میں ہلاتی کھانا کھانے لگی۔ اسی وقت کا جلال کا فون رنگ ہوا تو وہ فون لیکر کچھ دور آ گیا۔

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی مجھے فون کرنے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوسری جانب کی بات سنتے ہی وہ غصے سے بولا تھا۔

"کچھ نہیں بگاڑ سکتی تم میرا، تمہاری ہر کوشش بے کار جانے والی ہے۔"

اس بار اس کا انداز تمسخر اڑاتا ہوا تھا۔ مگر دوسری جانب کچھ کہہ کر فون کٹ ہو گیا تھا۔ جلال نے غصے سے فون کو دیکھا تھا۔ ٹیبل پر رکھے واز کو فرش پر پھینکتا وہ اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے ہی دیکھتی باسمہ ڈر کر اچھلی تھی۔

"ہم پاکستان جا رہے ہیں باسمہ! تیاری کر لو۔"

اس کا لہجہ نرم تھا مگر باسمہ کو پھر بھی ڈر لگا تھا۔ جلال اسے ڈرتے دیکھ کر اس کے پاس بیٹھا۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔

"سوری!!"

ایک لفظی ندامت باسمہ کا ڈر بھگا چکی تھی۔

"آپ غصہ نہ کیا کریں، مجھے ڈر لگتا ہے۔"

"نہیں کروں گا، ابھی کھانا ختم کرو، میں فلائٹ کی ٹکٹس بک کرواتا ہوں۔"

باسمہ کے معاملے میں وہ جیسے خود کو ویسا ہی بنا چکا تھا جیسا وہ کبھی ہوا کرتا تھا۔ اسے اب اسی بات کا ڈر لگ رہا تھا۔

"ہم اچانک کیوں جا رہے ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ کی سوال کی عادت---

"بھائی نے بلایا ہے—اور اب سوال نہیں، کھانا ختم کرو پھر سامان پیک کر لینا۔"

جلال اسے ٹوکتا بولا تھا۔ اس کے ہاں میں سر ہلانے پر وہ اٹھ کر روم کی جانب بڑھ گیا۔

"کھانا تو کھایا نہیں۔"

اس کے جاتے ہی وہ بولی تھی۔

"بھائی! آپ سمجھ کیوں نہیں رہے میری بات؟"

کمرے میں آتے ہی اس نے ارباز کو فون ملایا تھا۔

"تم بات ہی ایسی کر رہے ہو؟ میں چھوٹا بچہ ہوں جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتا، تم مجھے گھر میں بند رہنے کا بول رہے ہو؟"

وہ آفس سے کچھ دیر پہلے ہی واپس آیا تھا، اسے پریسہ کا ری ایکشن کا سوچ سوچ کر ٹینشن ہو رہی تھی۔، جب وہ اسے شادی کا پوچھے کا اور یہاں جلال اسے گھر میں بند رہنے کا بول رہا تھا۔

"بھائی! میں نے ٹکٹس بک کروالی ہیں، میرے آنے تک آپ نہیں نکلیں گے گھر سے مطلب نہیں نکلیں گے۔"

جلال کا لہجہ سخت تھا۔

"تم بلاوجہ ہی پریشان ہو رہے ہو جلال!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بلاوجہ؟؟ بھائی وہ مجھے دھمکی دے رہی فون کر کر اور آپ کہہ رہے ہیں بلاوجہ پریشان ہو رہا ہوں؟ میں سرفراز کو بھیج رہا ہوں۔ آپ تو میری بات مانیں گے نہیں۔"

جلال فون کٹ کر چکا تھا، ارباز نے فون کو دیکھا۔

"کون دھمکی دے رہی ہے؟"

ارباز نے خود کلامی کی تھی۔ ذہن میں آج دوپہر پریسہ کا جلال کا نمبر مانگنا آیا تھا۔

"نہیں! وہ ایسا نہیں کر سکتی۔"

اپنے خیال کو جھٹکتا وہ فریش ہونے چلا گیا۔

****

"مائیک! کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے؟"

ارفع رات میں ہی پریسہ کو بنا بتائے وہاں سے آچکی تھی۔ وہ ہوٹل میں رکی تھی۔ اسے آج ہر حال میں یہ کام ختم کر کر تابش کے پاس جانا تھا۔ وہ اس وقت ایک کیفے میں بیٹھے تھے جہاں ارفع اسے پلان سمجھا چکی تھی۔ اب اسے یاد دہانی کروا رہی تھی۔

"کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی لیکن، تم ایک بار پھر سوچ لو---- صرف ایک شیبی کے لیے تم سب کچھ داؤ پر لگا رہی ہو، وہ تم----"

"شٹ اپ مائیک! مجھے بس شیبی کی خوشی چاہیئے، اور میرے لئے وہی اہم ہے۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اسے اچانک ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔ ارفع نے ارد گرد دیکھا مگر سب ہی انجان چہرے تھے۔ وہ سر جھٹکتی مائیک کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"تم ان تینوں کو اس جگہ بلاؤ گے، جلال آج پہنچ جائے گا یہاں اور پھر فائنل وار کرنا ہے۔"

وہ خوش ہو رہی تھی، مائیک ڈیسائیڈ کر چکا تھا، اس کے بعد وہ ارفع کا کوئی کام نہیں کرے گا۔ لیکن اسے یہ آخری کام تو کرنا ہی تھا۔

****

"بھائی! آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

لاؤنج میں بیٹھے سرفراز نے ارباز کو باہر جاتا دیکھ کر پوچھا تو ارباز نے مڑ کر اس کے انداز کو دیکھا تھا۔

"میں جلال کا بڑا بھائی ہوں سرفراز! اگر بھول رہے ہو تو یاد دلا دوں۔"

ارباز نے سنجیدگی سے کہا تو سرفراز مسکرایا۔

"ابھی آپ میرے قیدی ہیں، جسے قید کرنے کا حکم مجھے ملا ہے ورنہ آپ کا جلاد بھائی! قیمہ بنا دے گا میرا۔"

آدھا جملہ سریس انداز میں بولتا وہ آخری میں بے چارگی سے بولا تو ارباز نے مسکراہٹ دبائی۔

"جلال کی گاڑی لے جاؤ ائیر پورٹ اس کی فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے۔"

ارباز نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ڈرائیور لے گیا کار۔ اس نے سب کی وفاداری خرید لی۔"

سرفراز نے اسے چڑاتے ہوئے کہا تو ارباز اسے نظر انداز کرتا باہر چلا گیا۔

"بھائی! کیوں میری موت بلوا رہے ہیں۔"

ارباز کو کار اسٹارٹ کرتے دیکھ کر اس نے کہا، وہ کھڑکی کو تقریباً چپکا کھڑا تھا۔ ارباز کا فون رنگ ہوا تو اس نے پرائیویٹ نمبر دیکھ کر کال پک کی۔

"تمہارا بھائی! بہت غصے میں پریسہ کو مارنے گیا ہے، اسے روک لو۔"

فون کٹ ہو گیا تھا۔ اسے یقین تھا جلال یہ کبھی نہیں کر سکتا مگر انجانے خدشے کے تحت وہ اسی نمبر سے موصول ہوئی پتے پر جانے کا ارادہ کرتا نکلا تھا۔ سر فراز تب تک اندر بیٹھ چکا۔

****

"تم کب تک مجھے ایسی دھمکیاں دو گے؟ کیا تمہیں لگتا ہے تمہاری کسی بھی دھمکی سے میں کبھی ڈری ہوں؟"

مائیک نے ارباز اور عابس کو فون کرنے کے بعد پریسہ کو فون ملایا تھا۔ لیکن پریسہ کا نڈر انداز اسے کچھ عجیب لگا تھا۔

"تم نے صرف اپنی بربادی کو دعوت دی ہے۔ پریسہ کو بے وقوف سمجھنے کی غلطی کر کر تم نے خود کے لئے بہت بڑی مشکل پیدا کر لی ہے۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

پریسہ کا انداز کچھ باور کراتا ہوا تھا۔ مائیک کو ایسا لگا جیسے وہ سمجھ چکی تھی سب۔

"تم نے بھی جلال کو بہت کم جانا ہے پریسہ!"

وہ جلال کی نقل کرتا بولا تو پریسہ ہنسی تھی۔ اس کی ہنسی سے مائیک کو تپش آیا تھا جسے وہ کنٹرول کرتا جلال کی طرح ہی بولنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے میسج پر دھمکی دینا زیادہ آسان لگتا تھا بانسبت فون کال کے۔

"کیا کہہ رہی تھی تم؟ مجھے برباد کرو گی؟ پھر سے کہو ناں پلیز! جب تم جیسی لڑکیاں ایسی غلط فہمی پالتی ہیں ناں بہت ہنسی آتی ہے۔ بولو ناں اب ڈر لگ رہا ہے؟"

فون دوسرے کان پر منتقل کرتی وہ استہزائیہ انداز میں مسکرائی تھی۔

"تم جانتے ہو، میرے ہاتھ کیا لگا ہے۔۔۔۔۔(اس نے تجسس پھیلاتے بات کو ادھورا چھوڑا) تمہاری سب سے بڑی کمزوری!!!!! جانتے ہو میں کیا کرنے والی ہوں اب؟"

پریسہ نے دانت پیستے پوچھا تو دوسری جانب وہ غصے سے بولا تھا۔

" سوری مس پریسہ! لیکن آپ کو گڈ بائے کہنا کا وقت آ گیا ہے۔ بائے سلی گرل!"

مائیک خود پریشان ہو گیا تھا۔ پریسہ سب جان گئی تھی مطلب پلان تو فیل ہو جاتا، اور اسکے خلاف ثبوت وہ شاید ارفع کے پاس لے چکی تھی۔ اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے پل میں فیصلہ کیا تھا۔ فون کٹ ہوتے ہی وہ مسکرائی تھی چہرے پر فتح کی خوشی تھی۔ تبھی وہاں ایک بائیک اور کار ایک ساتھ رکی تھیں۔ بائیک سے اترتا عابس اور کار سے نکلتا ارباز دونوں نے پریسہ کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

پریسہ حیران ہوئی تھی انہیں دیکھ کر۔

" سوری! لیکن تم نے ہی مجبور کیا مجھے یہ کرنے پر۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

میسج ٹون بجنے پر پریسہ نے میسج پڑھا۔ میسج پڑھ کر اس نے سامنے دیکھا۔ مخالف سمت سے آتی تیز رفتار کار اسے ہٹ کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔ اس کا بیگ اور فون کچھ فاصلے پر گرا تھا۔ پریسہ سڑک کنارے گری تھی۔

"پریسہ!!!"

عابس اور ارباز ایک ساتھ چلائے تھے۔ وہ دونوں بھاگ کر اس کے پاس آئے تھے جبکہ ارباز زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔

" یہ تم نے کیا کیا جلال؟"

اس کے چہرے پر تکلیف تھی۔

"بھائی! جلال نہیں کر سکتا یہ۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سرفراز بھی جلال کی کار دیکھ چکا تھا مگر وہ جانتا تھا اس کا دوست ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ عابس پریسہ کو اٹھاتا اسی جانب آیا تھا۔ سرفراز نے جلدی سے کار کا بیک ڈور کھولا تھا۔

"بھائی! چلیں۔"

ارباز کو اٹھاتا وہ بولا تو وہ ہوش میں آیا تھا۔

****

"ہم یہاں کیوں کھڑے ہیں؟"

وہ لوگ ائیر پورٹ کے باہر کھڑے تھے، اسکی کار ابھی تک نہیں آئی تھی۔ باسمہ نے اسے پوچھا تو اس نے اپنا فون نکالا۔

"کار منگوائی تھی۔"

اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ وہ ڈرائیور کو فون ملا رہا تھا تبھی ایک گارڈ اس کے پاس آیا۔

"مسٹر جلال؟"

اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو جلال نے ہاں میں سر ہلایا۔

"یہ آپ کی کار کی کیز، ایک آدمی دے کر گیا ہے۔"

جلال نے اس سے کیز لے لی تھیں، مگر کچھ کھٹکا تھا اسے۔ وہ باسمہ کا ہاتھ پکڑ آگے آیا تھا۔ ڈگی میں سامان رکھ کر اس نے جیسے ہی کار اسٹارٹ کی تھی اس کا فون رنگ ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بول!"

سنجیدگی سے پوچھتا وہ کار آگے بڑھا لے گیا تھا۔

"جلال! تو کہاں ہے؟"

"ڈرائیو کر رہا ہوں؟"

جلال کے مصروف انداز میں جواب دینے پر سرفراز نے حیران ہوا تھا۔

"تو اپنی کار ڈرائیو کر رہا ہے؟"

سرفراز کے اگلے سوال پر جلال چڑ گیا تھا۔

"بات کیا ہے وہ بتائے گا؟"

جلال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"تو ہاسپٹل آجا، بھائی-----"

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے فون کٹ گیا تھا۔ جلال نے یک دم بریک لگائی تھی۔ وہ دوبارہ فون ملا رہا تھا مگر سرفراز فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اسے سرفراز کے نمبر سے ہاسپٹل کے نام کا میسج آیا تھا۔ اس نے کار اسٹارٹ کرتے اسپیڈ بڑھا دی تھی۔

"آہستہ چلائیں ناں۔"

باسمہ نے ڈر کر اس کا بازو پکڑا تو جلال کا دھیان اس کی جانب گیا۔ اس نے اسپیڈ کم کی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

****

"کار اس کے پاس ہے؟"

اس سے فون چھین کر ارباز نے کڑے تیوروں سے پوچھا تو سرفراز نے ہاں میں سر ہلایا۔ ارباز نے غصے سے دوبارہ فون اسے پکڑایا تھا۔

"اسے کہنا یہاں مت آئے، ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

ارباز سخت لہجے کہتا میں واپس مڑا تھا جہاں پریسہ کو ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا۔عابس بے چینی سے روم کے باہر ٹہل رہا تھا۔نرس وہاں آئی تھی۔

"آپ پیشنٹ کے ساتھ ہیں؟"

اس نے عابس سے پوچھا تو عابس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"آپ پیشٹ کے کیا لگتے ہیں؟"

نرس کے اگلے سوال پر عابس بے چینی سے بولا تھا۔

"ہسبنڈ!------پلیز بتائیں وہ ٹھیک ہے؟"

عابس کے جملے نے اس کے قدموں کو ساکت کر دیا تھا۔وہ آگے بڑھ ہی نہیں پایا۔

"آپ یہاں سائن کر دیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے کاغذ عابس کی جانب بڑھایا تھا۔

"آپ پلیز!اسے ٹھیک کر دیں۔"

جلدی سے سائن کر کر اس نے کاغذ نرس کو واپس کیا تھا۔

"ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔"

نرس اسے کہتی اندر چلی گئی تھی۔عابس اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پیچھے ہوا تھا۔ارباز قدم پیچھے لیتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"بار بار تنگ نا کرو عابس!"

عابس کے ذہن میں پریسہ کی آواز گونجی تھی۔

"کیوں نہ تنگ کروں، تم ہر بار خاموش ہو جاتی ہو، خاموشی ہر بات کا جواب نہیں ہوتی۔"

اس نے چڑ کر کہا تو پریسہ ہنسی۔

"تمہیں رخصتی کی اتنی جلدی کیوں ہے؟"

پریسہ نے اس سے پوچھا تو ایکسائیٹڈ ہوتا آگے بڑھا۔

"تاکہ روز تم میرا انتظار کیا کرو، وہ بھی میرے کمرے میں۔"

جتنے جذباتی انداز میں اس نے یہ بات کی تھی ماہم کا قہقہہ سن کر اور پریسہ کی گھورتی نظریں دیکھ کر کھیسیانہ سا ہنس دیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دیکھو پریسہ! یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ ہمیشہ دیر کریں گے۔"

ماہم نے مزید اس کی بات کا مطلب سمجھایا تو عابس نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"جس دن تم وقت پر مجھے میسر آنا شروع ہو گئے ناں ہم رخصتی کا سوچ لیں گے۔"

پریسہ نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ پوری زندگی نہ ہوا تو؟"

عابس نے پوچھا۔

"تو رہنا کنوارے بن کر۔"

پریسہ کہہ کر اٹھ کر چلی گئی تھی۔ماہم منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی۔

"غلط لڑکی سے نکاح کر لیا آپ نے، جو رخصتی کے لیے شاید ہی مانے۔بہت افسوس ہوا۔"

ماہم مصنوعی دکھ چہرے پر سجائے بولتی وہاں سے بھاگی تھی۔

"میری پہلی جاب کے ایکسپیرنس کے بعد رخصتی رکھ لیں گے۔"

اپنے روم کے دروازے میں کھڑی پریسہ نے کہا وہ خوش ہوا تھا۔

"چلو مانی تو سہی!"

وہ مسکرایا تھا۔آنکھوں کی نمی صاف کرتا وہ پریسہ کے لئے دعا کر رہا تھا۔

****

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم یہی رہو گی باسمہ! باہر مت آنا۔"

اسے ہدایت دیتا وہ کار سے نکلا تھا۔سرفراز کی آدھی ادھوری بات سن کر وہ ڈر گیا تھا۔تیزی سے بھاگتا وہ ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا۔بنا ارد گرد کی پرواہ کیے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔تبھی اسے اوٹی کے باہر عابس کھڑا نظر آیا۔وہ اس کی جانب گیا تھا۔

"میرا بھائی کہاں ہے؟"

اس نے پوچھا تو عابس نے مڑ کر اسے دیکھا۔ جلال کو دیکھ کر اسے غصہ عود کر آیا تھا۔ وہ ارباز اور سرفراز کی باتیں سن چکا تھا۔ جلال کی کار سے پریسہ کو ٹکر ماری گئی تھی۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں میرا بھائی کہاں ہے؟"

وہ بہت ضبط سے بولا تھا۔ عابس نے غصے سے اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

"اگر پریسہ کو کچھ بھی ہوا ناں تو جلال! تم سوچ بھی نہیں سکتے میں کیا کر گزروں گا۔"

آگے بڑھ کر اس کا گریبان پکڑتا وہ بولا تو جلال نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوایا۔

"ڈونٹ کراس یور لمٹس!"

وارننگ دیتا وہ بولا تو اسے ارباز آتا دیکھائی دیا۔

"بھائی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اس کے پاس گیا تھا جبھی ارباز کا ہاتھ اٹھا تھا۔ جلال نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"تم نے کیوں کیا یہ جلال؟"

دوسرا تھپڑ مارتے اس نے پوچھا تو جلال نے قدم پیچھے لیے۔ اس کی آنکھوں میں غصہ تھا، کرب تھا۔ جو ارباز نے تب نوٹ کیا جب وہ اس پر بے یقینی دیکھا چکا تھا۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آگے بڑھا۔ مگر جلال واپس مڑتا تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ ارباز نے اپنا سر تھام لیا تھا۔

جلال پارکنگ میں آیا تو کار خالی دیکھ کر فوراً آگے بڑھا۔

"باسمہ!!"

باسمہ کو پکارتا وہ کار چیک کر رہا تھا۔ پچھلی سیٹ پر ایک نوٹ اسے ملا۔

"پہلا ٹارگٹ، اٹیمپٹ ٹو مرڈر، دوسرا جیل، تیسرا سب کا بھروسہ گنوا دیا اور چوتھا سب سے پیاری چیز آفکورس یور وائف وہ تم سے دور۔۔۔"

اس نے نوٹ کو مٹھی میں بھینچتے کار کے شیشے پر مکا مارا تھا۔

******

(جاری ہے)

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com